اقامت ہوجانے کے بعد گفتگو کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اقامت ہونے کے بعد امام کا گفتگو کرنا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اقامت ہوجانے کے بعد بغیر ضرورت کلام کرنا مکروہ ہے اور کسی دینی معاملے کے متعلق کلام کرنے (جیسے نماز کے آداب بتانے یا صفیں درست کرنے کا کہنے وغیرہ) میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ اقامت ہو جانے کے بعد صفیں درست کرنے کا کہنا تو احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اقیمت الصلاۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجي في جانب المسجد" ترجمہ: نماز (عشاء) کی تکبیر کہی گئی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں ایک شخص سے سر گوشی فرمارہے تھے۔ (سنن ابی داؤد، ج 1، ص 214، رقم الحدیث 544، مطبوعہ ہند)

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی رای انا قد عقلنا عنہ ثم خرج یوما فقام حتی کاد یکبر فرای رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال عباد اللہ لتستون صفوفکم لیخالفن اللہ بین وجوھکم"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری صفیں اتنی سیدھی کرواتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کرتے ہوں حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ ہم یہ بات سمجھ گئے ہیں پھر ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم (نماز کے لیے) تشریف لائے اور قریب تھا کہ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر مبارک ایک ایسے شخص پر پڑی جو صف سے اپنے سینے کو

باہر نکالے ہوئے تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرلو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف (بغض وعداوت) پیدا فرمادے گا۔ (صحیح مسلم، ج 1، ص 182، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : "اقیمت الصلاۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ قال: اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظھری" ترجمہ : نماز کے لیے اقامت کہی گئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اپنے رُخِ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور مل کر کھڑے ہو، بلاشبہ میں تمہیں پسِ پشت بھی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ج 1، ص 100، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "کرہ الحنفیۃ الکلام بین الاقامۃ والاحرام إذا کان لغیر ضرورۃ و أما إذا کان لأمر من أمور الدین فلا یکرہ" ترجمہ : احناف اقامت اور تکبیرِ تحریمہ کے درمیان کلام کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں، جبکہ وہ کلام کرنا بغیر ضرورت ہو اور اگر کسی دینی معاملے پر کوئی بات کی، تو اس میں کراہت نہیں۔ (عمدۃ القاری، ج 5، ص 158، مطبوعہ : بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر : WAT-3792

تاریخ اجراء : 05ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/03مئی2025ء